عدت میں نکاح کرنا کیسا اور اس نکاح کا حکم؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-539

تاریخ اجراء: 07ربیع الاول1446ھ/12ستمبر2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ حاملہ مطلقہ عورت وضع حمل یعنی بچہ پیدا ہونے سے پہلے دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے یا نہیں؟ اگر حاملہ طلاق والی عورت نے، حمل ہونے کی حالت ہی میں دوسری جگہ نکاح کرلیا، تو اب اس نکاح سے متعلق کیا حکم ہوگا؟ کیا ایسا نکاح درست ہو جائے گا یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حاملہ عورت کی عدت وضعِ حمل یعنی بچہ پیدا ہونے تک ہے، اس سے پہلے وہ نکاح نہیں کر سکتی، دورانِ عدت نکاح سخت ناجائز و حرام ہے، نکاح تو دور کی بات، عدت کی حالت میں عورت کو نکاح کا پیغام دینا بھی حرام و گناہ ہے۔ اگر کسی حاملہ عورت نے وضعِ حمل سے پہلے یعنی دوران عدت ہی نکاح کر لیا، تو یا تو یہ نکاح اصلاً باطل ٹھہرے گا، یا پھر نکاحِ فاسد ہوگا۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر حاملہ عورت نے حمل کی حالت میں یعنی دورانِ عدت ہی نکاح کر لیا ہو، تو اگر نکاح کے وقت مرد کو معلوم ہو کہ عورت عدت میں ہے، تو اس صورت میں یہ نکاح سرے سے ہوگا ہی نہیں، محض باطل ٹھہرے گا، اگر مرد و عورت کے درمیان میاں بیوی والے معاملات ہوئے، تو وہ معاذ اللہ عزوجل زنا ہوگا، اس صورت میں مطلقاً عورت پر عدت لازم نہیں ہوگی چاہے میاں بیوی والے معاملات ہوئے ہوں یا نہ ہوئے ہوں، البتہ گناہ بہر حال ہوگا، جس سے دونوں پر توبہ کرنا لازم ہوگا، اور اب ان کیلئے حکم یہ ہوگا کہ دونوں ایک دوسرے سے فوراً الگ ہو جائیں۔ نیز اس دوران اگر عورت کو وضع حمل نہ ہوا ہو، تو عورت وضع حمل تک صرف پہلے والے شوہر کی عدت کو پورا کرلے، اور اگر وضع حمل ہو گیا ہو تو اب کسی دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے، چاہے تو اِسی دوسرے والے سے ہی شرعی طریقہ کار کے مطابق نکاح کرلے۔

اور اگر مرد کو معلوم ہی نہ ہو کہ عورت عدت میں ہے، تو اب عدت میں ہونے والا ایسا نکاح، نکاحِ فاسد ہو گا، نکاح فاسد کا حکم یہ ہے کہ چاہے اس میں میاں بیوی والے معاملات ہوئے ہوں یا نہ ہوئے ہوں، بہر صورت ایسے نکاح کو مرد وعورت دونوں پر فسخ (ختم) کرنا واجب ہوتا ہے، اور یہ ضروری نہیں کہ دوسرے کے سامنے فسخ کرے، بلکہ اگر دوسرا موجود نہیں جب بھی فسخ کرنے سے فسخ ہو جائے گا۔ **فسخ کا طریقہ یہ ہے کہ مرد**، عورت کے متعلق کہہ دے کہ میں نے تجھے یا اُسے چھوڑ دیا، یا عورت، مرد سے متعلق کہہ دے کہ میں تجھ سے یا اُس سے جدا ہو گئی۔ چونکہ نکاح فاسد میں ہمبستری ہونے سے عدت واجب ہوتی ہے، اس کے بغیر نہیں، لہذا اگر دونوں کے درمیان میاں بیوی والے تعلقات ہوئے ہوں تو عورت پر اس نکاح فاسد کی بھی عدت واجب ہو گی، ورنہ عدت نہیں۔ لہذا اگر حاملہ عورت عدت میں نکاح فاسد کر لے اور اس میں ہمبستری نہ ہوئی ہو، تو اس فاسد نکاح کی عدت نہیں ہو گی، اب اگر حاملہ عورت کا حمل وضع نہ ہوا ہو تو وضعِ حمل کے بعد، اور اگر وضع حمل ہو چکا ہو، تو متارکہ (ایک دوسرے سے بذریعہ قول چھٹکارے) کے فوراً بعد اِس دوسرے خاوند سے یا جس سے چاہے نکاح کر سکتی ہے، البتہ اگر نکاح فاسد میں ہمبستری ہو گئی ہو تو پھر نکاح فاسد کی عدت بھی لازم ہو گی، لہذا اب اگر پہلے والی عدت پوری ہو چکی ہو یعنی وضع حمل ہو چکا ہو، تو اب عورت کو کسی دوسرے سے نکاح کرنے کیلئے تین حیض عدت کے پورا کرنا لازم ہوں گے، اس کے بعد کسی دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے، ہاں اگر اسی کے ساتھ ہی نکاح کرنا چاہے، جس کے ساتھ نکاح فاسد ہوا ہے، تو متارکہ کے بعد فوراً ہی اُس سے نکاح کر سکتی ہے، اور اگر وضع حمل نہیں ہوا، یعنی پہلے شوہر کی عدت بھی باقی ہو تو اس صورت میں دونوں عدتیں متداخل (ایک دوسرے میں داخل) ہو جائیں گی، لہذا وضع حمل ہوتے ہی دونوں عدتیں پوری ہو جائیں گی، اور اس کے بعد وہ جس سے چاہے نکاح کر سکتی ہے۔

حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے، چاہے طلاق والی ہو، بیوہ ہو یا نکاح فاسد میں متارکہ والی ہو، چنانچہ بحر الرائق میں ہے: "وعدة الحامل وضع الحمل لقوله تعالى {وأولات الأحمال أجلهن أن يضعن حملهن} أطلقها فشمل الحرة والأمة المسلمة والكتابية مطلقة أو متاركة في النكاح الفاسد أو وطء بشبهة و المتوفى عنها زوجها لإطلاق الآية" ترجمہ: اور حاملہ کی عدت وضع حمل (بچہ جننے تک) ہے، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے: اور حمل والیوں کی عدت کی مدت یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں، اس کو مطلق بیان کیا، تو آیت کے اطلاق کی وجہ سے آزاد، باندی، مسلمان، کتابیہ، طلاق والی یا نکاح فاسد میں متارکہ والی، یا جس سے شبہہ کی وجہ سے وطی

کی گئی ہو، اور وہ عورت جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو، یہ سب عورتیں اس میں شامل ہیں۔ (بحر الرائق، جلد4، صفحہ 145، دار الکتاب الاسلامی، بیروت)

بحالتِ عدت نکاح بالاجماع حرام ہے، چنانچہ الاختیار لتعلیل المختار میں ہے: "أن نكاح المعتدة حرام بالإجماع" ترجمہ: عدت والی عورت کا نکاح بالاجماع حرام ہے۔ (الاختیار لتعلیل المختار، جلد3، صفحہ 111، مطبوعہ قاھرۃ)

فتاوی عالمگیری میں ہے: "لا يجوز للرجل أن يتزوج زوجة غيره وكذلك المعتدة، كذا في السراج الوهاج. سواء كانت العدة عن طلاق أو وفاة" ترجمہ: آدمی کیلئے کسی دوسرے کی بیوی سے، اور اسی طرح عدت والی خاتون سے نکاح کرنا جائز نہیں، یونہی سراج الوھاج میں ہے، چاہے عدت طلاق کی ہو یا وفات کی۔ (الفتاوی الھندیۃ، جلد1، صفحہ 280، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

عورت کو بحالت عدت نکاح کا پیغام دینا بھی جائز نہیں، چنانچہ بدائع الصنائع میں ہے: "لا يجوز للأجنبي خطبة المعتدة صريحا سواء كانت مطلقة أو متوفى عنها زوجها" ترجمہ: کسی اجنبی شخص کے لئے عدت والی عورت کو واضح لفظوں میں نکاح کا پیغام دینا جائز نہیں، چاہے وہ عورت طلاق کی عدت میں ہو یا وفات کی۔ (بدائع الصنائع، جلد03، صفحہ 204، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اگر مرد نے عورت کو عدت میں جانتے ہوئے نکاح کیا، تو یہ نکاح اصلاً ہی نہ ہو گا، اس صورت میں مطلقاً عدت لازم نہیں ہوگی، چنانچہ رد المحتار علی الدر المختار میں ہے: "نكاح منكوحة الغير ومعتدته فالدخول فيه لا يوجب العدة إن علم أنها للغير لأنه لم يقل أحد بجوازه فلم ينعقد أصلا۔ قال فعلى هذا الفرق بين فاسده و باطله في العدة، ولهذا يجب الحد مع العلم بالحرمة لانه زنى" ترجمہ: دوسرے کی منکوحہ اور دوسرے کی معتدہ عورت سے نکاح، تو ایسے نکاح کے بعد دخول، عدت کو واجب نہیں کرتا، جبکہ اسے معلوم ہو کہ وہ دوسرے کی منکوحہ ہے (یا عدت میں ہے) کیونکہ اس نکاح کے جواز کا کوئی بھی قائل نہیں ہے، تو وہ اصلاً منعقد ہی نہیں ہو گا، فرمایا کہ اسی بات سے عدت میں نکاح کے فاسد اور باطل ہونے کے درمیان فرق ہو جاتا ہے، اور اسی وجہ سے حرام ہونے کے علم کے باوجود نکاح کرنے سے حد واجب ہوتی ہے، کیونکہ یہ زنا ہے۔ (رد المحتار علی الدر المختار، جلد4، صفحہ 266، دار المعرفۃ، بیروت)

عدت میں ہونے والا نکاح، اس وقت فاسد ہو گا جب عورت کا عدت میں ہونا معلوم نہ ہو، چنانچہ رد المحتار علی الدر المختار میں ہی ہے: "ان الدخول فی النکاح الفاسد موجب للعدۃ۔۔۔ ومثل له فی البحر ھنا ک۔۔۔ نکاح

المعتدة" ملتقطا۔ ترجمہ: نکاح فاسد میں دخول عدت کو واجب کرتا ہے۔ بحر الرائق میں اس مقام پر نکاح فاسد کی مثالوں میں عدت والی عورت کی مثال بیان کی ہے۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، جلد 5، صفحہ 199، دار المعرفۃ، بیروت)

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے بحر الرائق کے قول کو اس شرط کے ساتھ مقید کرتے ہوئے فرمایا: "فيقيد قول البحر هنا: ونكاح المعتدة بما اذا لم يعلم بانها معتدة" ترجمہ: لہذا بحر الرائق کا قول یہاں اس شرط کے ساتھ مقید ہوگا کہ جب عورت کا عدت میں ہونا معلوم نہ ہو۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، جلد 4، صفحہ 266، دار المعرفۃ، بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن سے ایک عورت کے عدت کے اندر نکاح کرنے سے متعلق سوال ہوا، تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب ارشاد فرمایا: "اگر بکر نے یہ جان بوجھ کر کہ ابھی عورت عدت میں ہے اس سے نکاح کرلیا تھا جب تو وہ نکاح نکاح ہی نہ ہوا زنا ہوا، تو اس کے لئے اصلاً عدت نہیں اگرچہ بکر نے صدہا بار عورت سے جماع کیا ہو کہ زنا کا پانی شرع میں کچھ عزت ووقعت نہیں رکھتا عورت کو اختیار ہے جب چاہے نکاح کرلے۔ اور اگر بکر نے انجانی میں نکاح کیا تو یہ دیکھیں گے کہ اس چار برس میں اس نے عورت سے کبھی جماع کیا ہے یا نہیں، اگر کبھی نہ کیا تو بھی عدت نہیں، بکر کے چھوڑتے ہی فوراً جس سے چاہے نکاح کرلے، اور جو ایک بار بھی جماع کرچکا ہے تو جس دن بکر نے چھوڑا اس دن سے عورت پر عدت واجب ہوئی جب تک اس کی عدت سے نہ نکلے دوسرے سے نکاح نہیں کرسکتی۔" (فتاوی رضویہ، جلد 13، صفحہ 302، 303، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی رضویہ میں ہے: "اگر اس دوسرے شخص کو وقت نکاح معلوم تھا کہ عورت ہنوز عدت میں ہے یہ جان کر اس سے نکاح کرلیا جب تو وہ زنائے محض تھا عدت کی کچھ حاجت نہیں نہ طلاق کی ضرورت بلکہ ابھی جس سے چاہے نکاح کرے جبکہ شوہر اول کی عدت گزر چکی ہو اور اگر اسے عورت کا عدت میں ہونا معلوم نہ تھا تو طلاق کی اب حاجت نہیں مگر متارکہ ضرور ہے یعنی شوہر کا عورت سے کہنا کہ میں نے تجھے چھوڑ دیا یا عورت کا اس سے کہہ دینا کہ میں تجھ سے جدا ہوگئی، اس کے بعد عدت بیٹھے عدت کے بعد جس سے چاہے نکاح کرے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 11، صفحہ 421، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

نکاح فاسد میں فسخ کے حکم سے متعلق تنویر الابصار مع درمختار میں ہے: "(و) يثبت (لكل واحد منهما فسخه ولو بغير محضر عن صاحبه دخل بها أولا) في الأصح" ترجمہ: اور مرد وعورت میں سے ہر ایک

کو فاسد نکاح ختم کرنے کا اختیار ہوتا ہے اگرچہ دوسرے کی غیر موجودگی میں کرے، عورت کے ساتھ دخول ہوا ہو یا نہ ہوا، اصح قول کے مطابق۔(تنویر الابصار مع در مختار، جلد4، صفحہ 267، دار المعرفۃ، بیروت)

بہار شریعت میں ہے:"نکاحِ فاسد میں جب تک وطی نہ ہو مہر لازم نہیں یعنی خلوتِ صحیحہ کافی نہیں اور وطی ہو گئی تو مہرِ مثل واجب ہے، جو مہر مقرر سے زائد نہ ہو اور اگر اس سے زیادہ ہے تو جو مقرر ہوا وہی دیں گے اور نکاحِ فاسد کا حکم یہ ہے کہ اُن میں ہر ایک پر فسخ کر دینا واجب ہے۔ اس کی بھی ضرورت نہیں کہ دوسرے کے سامنے فسخ کرے اور اگر خود فسخ نہ کریں تو قاضی پر واجب ہے کہ تفریق کر دے اور تفریق ہو گئی یا شوہر مر گیا تو عورت پر عدّت واجب ہے جبکہ وطی ہو چکی ہو۔۔۔ نکاح فاسد میں تفریق یا متارکہ کے وقت سے عدّت ہے، اگرچہ عورت کو اس کی خبر نہ ہو۔ متارکہ یہ ہے کہ اسے چھوڑ دے، مثلاً یہ کہے میں نے اسے چھوڑا، یا چلی جا، یا نکاح کر لے یا کوئی اور لفظ اسی کے مثل کہے اور فقط جانا، آنا، چھوڑنے سے متارکہ نہ ہوگا، جب تک زبان سے نہ کہے اور لفظ طلاق سے بھی متارکہ ہو جائے گا۔۔۔ پھر اس سے نکاح صحیح کرنے کے بعد تین طلاق کا اسے اختیار رہے گا۔"(بہار شریعت، جلد2، حصہ 7، صفحہ 72، 73، مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

نکاح فاسد میں ہمبستری ہو جائے، اور پہلی عدت پوری ہو چکی ہو، تو متارکہ کے بعد بغیر دوسری عدت کے اسی نکاح فاسد والے خاوند سے نکاح کر سکتی ہے، ہاں دوسرے سے نکاح کرنا چاہے تو اب دوسری عدت کے بعد کر سکے گی،

چنانچہ رد المحتار علی الدر المختار میں ہے:"وفي البحر عن الخانية: وإذا تمت عدة الأول حل للثاني أن يتزوجها لا لغيره ما لم تتم عدة الثاني بثلاث حيض من حين التفريق"ترجمہ: اور بحر الرائق میں خانیہ سے ہے کہ جب پہلی عدت پوری ہو جائے تو دوسرے خاوند کیلئے وہ حلال ہو جائے گی کہ وہ اس سے نکاح کر لے، اس کے علاوہ کسی اور شخص کیلئے اس وقت تک حلال نہیں ہو گی جب تک کہ تفریق کے وقت سے تین حیض آکر دوسری عدت بھی مکمل نہ ہو جائے۔(ردالمحتار علی الدر المختار، جلد5، باب العدة، صفحہ 203، دار المعرفة، بیروت)

اگر پہلی عدت پوری نہ ہوئی اور اس کے بعد نکاح فاسد میں متارکہ ہوا، تو اب دونوں عدتیں متداخل ہو جائیں گی،

چنانچہ رد المحتار علی الدر المختار ہی میں ہے:"المطلقة إذا تزوجت في عدتها فوطئها الثاني وفرق بينهما تداخلتا عندنا"ترجمہ: اور مطلقہ عورت نے اگر عدت میں کسی دوسرے سے نکاح کر لیا اور اس دوسرے نے اس

سے ہمبستری کرلی اور دونوں میں تفریق کر دی گئی، تو دونوں عدتیں ایک دوسرے میں متداخل (یعنی ایک دوسرے میں شامل) ہو جائیں گی۔(ردالمحتار علی الدرالمختار، جلد5، باب العدۃ، صفحہ 203، دار المعرفۃ، بیروت)

وضع حمل سے ایک سے زائد عدتوں کے پورا ہونے سے متعلق، تبیین الحقائق میں ہے: ”إذا كانت العدتان من شخص واحد أو من أشخاص وهي حامل حيث ينقضي الكل بالوضع إجماعا“ ترجمہ: جب ایک شخص یا دو شخصوں سے دو عدتیں لازم ہوں اور عورت حاملہ ہو تو بالاجماع وضع حمل سے تمام عدتیں پوری ہو جائیں گی۔(تبیین الحقائق، جلد3، باب العدۃ، صفحہ 31، مطبوعۃ قاھرۃ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم